اٰیاتہا ۱۱۲ (۲۱) سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ مَکِّیَّۃٌ (۷۳) رکوعاتہا ۷

سورہ انبیاء ۱ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ

لوگوں کے پاس انکا حساب (اس وقت) آپہنچا اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے منہ موڑے

مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

ہی جاتے ہیں جب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس کوئی نیا ۲ حکم آتا ہے تو

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ

اُسے بس صرف کان لگا کر سُن لیتے ہیں اور (پھر اسکا) ہنسی کھیل اڑاتے ہیں انکے دل (آخرت کے خیال سے) غافل

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ

بیخبر ہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے کانا پھوسی کیا کرتے ہیں کہ یہ شخص (محمدؐ) کچھ بھی نہیں (بس) تمہارا ہی سا

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

آدمی ہے تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو میں پھنستے ہو (تو اس پر ارسل نے کہا کہ میرا

تُبْصِرُوْنَ ۝۳ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ

پروردگار جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں خوب جانتا ہے (پھر

وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْۤا

کیا کانا پھوسی کرتے ہو) اور وہ تو بڑا سننے والا واقف کار ہے (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا نہ

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖ

کی) بلکہ کہنے لگے (یہ قرآن تو) خوابہائے پریشان کا مجموعہ ہے (بلکہ اُسنے خود اپنے جی سے جھوٹ موٹ گھڑ لیا

فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَاۤ

بلکہ یہ شخص شاعر ہے (اور اگر حقیقتاً رسول ہے) تو جسطرح اگلے پیغمبر (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے اسیطرح یہ بھی کوئی معجزہ

الجزء ۱۷

۱ اس سورہ میں امور ذیل مذکور ہیں۔ کفار کی حالت اور اس کا جواب۔ قرآن کی حقیقت اگلوں کا تذکرہ۔ فرشتوں کی مدح۔ توحید کا ثبوت۔ خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز پانی سے زندہ ہے۔ آدمی جلد باز ہے۔ قیامت میں ہر شخص کے اعمال تولے جائینگے۔ توریت کی مدح۔ حضرت ابراہیمؑ کا قصہ اور مناظرہ۔ حضرت لوطؑ و نوحؑ کا ذکر۔ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا قصہ و مرتبہ۔ حضرت یونسؑ کا قصہ اور فضیلت۔ حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ اور مریمؑ کا تذکرہ۔ قیامت کا ذکر، دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۲ اس سے صاف واضح ہوا کہ قرآن قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قرآن کا حدوث

اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

(جیسا ہم کہیں، ہمارے پاس بھلا لائے تو بھی انسے پہلے ہم نے جن بستیوں کو تباہ کر ڈالا معجزہ دیکھ کر بھی تو) ایمان نہ لائے تو

يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے اور (اے رسول) ہمنے تمسے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ انکے پاس

اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷

وحی بھیجا کرتے تھے تو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے ہو تو عالموں [1] سے پوچھ دیکھو اور ہم نے

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا

ان (پیغمبروں) کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے

كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ

سہنے والے تھے پھر ہم نے انھیں (اپنا عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا اور جب عذاب آ پہنچا تو

وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

ہم نے اُن پیغمبروں کو اور جس جس کو چاہا چھٹکارا دیا اور حد سے بڑھ جانیوالوں کو ہلاک کر ڈالا ہمنے تو تم لوگوں کے

اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ وَكَمْ

پاس وہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جسمیں تمھارا (بھی) ذکر (خیر) ہے تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور ہم نے

قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا

کتنی بستیوں کو جنکے رہنے والے سرکش تھے برباد کر دیا اور ان کے بعد دوسرے

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ

لوگوں کو پیدا کیا، تو جب اُن لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى

ایکا ایکی بھاگنے لگے (ہم نے کہا) بھاگو نہیں اور انھیں بستیوں اور گھروں میں

مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳

لوٹ جاؤ جن میں تم چین کرتے تھے تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کی جائے وہ لوگ کہنے لگے ہائے ہماری

[1] علماء اہلسنت اس میں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں بعض اہل کتاب کے علماء بعض قرآن کو بعض ہر زمانہ کے علماء کو، لیکن ان میں سے کوئی بھی غلط کہتی بات نہیں کیونکہ اگر اہل کتاب کے علماء مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علماء بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر یہی ہدایت میں کافی ہوتے تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا اس سے حضرات ائمہ کا مقصود ہونا منحصر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے، چنانچہ جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ

شامت بے شک ہم سرکش تو ضرور تھے غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا کئے یہاں تک کہ ہم نے

دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا

انھیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کر کے ڈھیر کر دیا اور ہم نے آسمان

خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ

اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے بیکار لغو نہیں پیدا کیا اگر

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ

ہم کوئی کھیل بنانا چاہتے تو بیشک ہم اسے اپنی تجویز سے بنا لیتے [1] اگر ہم کو

كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

کرنا ہوتا (مگر ہمیں شایان ہی نہ تھا) بلکہ ہم تو حق کو ناحق (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے اور تم پر

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا

افسوس ہے کہ ایسی ایسی ناحق باتیں بنایا کرتے ہو حالانکہ جو لوگ (فرشتے) آسمان

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور زمین میں ہیں (سب اسی کے بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اُس سرکار میں ہیں نہ تو وہ

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا

اسکی عبادت کی شیخی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن اس کی تسبیح

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

کیا کرتے ہیں (اور) کبھی کاہلی نہیں کرتے اور ان لوگوں نے جو معبود زمین میں بنا رکھے ہیں کیا وہی (لوگوں کو) زندہ

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

کریں گے اگر [2] (بفرض محال زمین و آسمان میں خدا کے سوا چند معبود ہوتے تو دونوں کب کے برباد ہو گئے ہوتے تو جو باتیں یہ لوگ بنا

[1] مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سینکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں ہر چیز کے لئے سبب کا ہونا، ہر اچھے برے کا نتیجہ لازمی ہونا ہر کام کا حکمت و تدبیر سے ہونا وغیرہ ہر گز کھیل سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کھیل سے ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی۔ ۱۲

[2] یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے جسے دلیل تمانع کہتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اس کو روک سکتا یا نہیں اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز اگر نہیں روک سکتا تو دوسرا کمزور و عاجز پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہ رہا۔ وھو المطلوب۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فرشتوں کی مدح

(توحید)

عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿۲۳﴾

جی سے (اسکے بارے میں) بنایا کرتے ہیں خدا جو عرش کا مالک ہے ان تمام عیبوں سے پاک و پاکیزہ جو کچھ وہ کرتا ہے اسکی پوچھ گچھ

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا

نہیں [1] ہو سکتی (ہاں) اور لوگوں سے باز پرس ہوگی کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر کچھ اور معبود بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ

ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو جو میرے (زمانہ میں) ساتھ ہیں انکی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے انکی کتابیں (توریت

الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

وغیرہ) یہ موجود ہیں (انمیں خدا کا شریک بتا دو) بلکہ ان میں سے اکثر تو حق (بات) کو جانتے ہی نہیں تو (جب حق کا ذکر آتا ہے) یہ لوگ منہ

رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

پھیر لیتے ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسکے پاس ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ (لوگو) میرے سوا کوئی معبود قابل پرستش

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ

نہیں تو میری عبادت کیا کرو اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ خدا نے (فرشتوں کو اپنی اولاد (بیٹیاں) بنا رکھا ہے (حالانکہ) وہ اس سے پاک و

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ

پاکیزہ ہے بلکہ (وہ فرشتے) (خدا کے) معزز بندے ہیں یہ لوگ اسکے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اُسی کے حکم پر چلتے ہیں

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ

جو کچھ انکے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ (خدا) جانتا ہے اور یہ لوگ اس

لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ

شخص کے سوا جس سے خدا راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے اور یہ لوگ خود اسکے خوف سے ہر وقت ڈرتے رہتے

مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ

ہیں اور ان میں سے جو کوئی یہ کہہ دے کہ خدا نہیں (بلکہ میں معبود ہوں تو وہ (مردود بارگاہ ہوا) ہم اس

فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

کو جہنم کی سزا دیں گے اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں جو لوگ کافر ہو

[1] اگرچہ یہ بات بھی ہے کہ اس کا کوئی حاکم یا مدمقابل نہیں کہ اس سے کچھ پوچھے مگر سچ تو یہ ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی کوئی پوچھے تو کیا پوچھے۔ ۱۲

فرشتوں کی مدح

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

بیٹھے کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند) تھے تو

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ

ہم نے دونوں کو [۱] شگافتہ کیا (کھول دیا)، اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

کیا تو کیا اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے اور ہم ہی نے زمین پر بھاری بوجھل پہاڑ

تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ

بنائے تاکہ زمین ان لوگوں کو لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اسمیں لمبے چوڑے رستے بنائے

يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ

تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہنچیں اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح سے محفوظ ہے اور یہ

هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

لوگ اسکی آسمانی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں اور وہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے رات

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ سب کے سب ایک (ایک) آسمان [۲] میں

يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ

پیر (کر چکر لگا) رہے ہیں اور (اے رسولؐ) ہمنے تم سے پہلے بھی کسی فرد بشر کو سدا کی زندگی نہیں دی

اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

تو کیا اگر تم مر جاؤ گے تو یہ لوگ ہمیشہ جیا ہی کرینگے (ہر شخص ایک نہ ایک دن) موت کا مزا

الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا

چکھنے والا ہے اور ہم تمھیں مصیبت و راحت میں امتحان کی غرض سے آزماتے ہیں اور (آخر کار) ہماری ہی

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

طرف لوٹائے جاؤ گے اور (اے رسولؐ) جب تمھیں کفار دیکھتے ہیں تو بس تم سے مسخراپن کرتے ہیں کیا یہی

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ اس کا مطلب نہیں ہے کہ آسمان زمین باہم ملے ہوئے تھے کہ ان کو جدا جدا کر دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بستہ تھے یعنی آسمان برستا نہ تھا اور زمین اگاتی نہ تھی تو ہمنے انکو شگافتہ کر دیا اور اس وجہ سے میں نے اور مترجمین سے الگ ترجمہ کیا ہے۔

[۲] کل فی فلک کو اگر الٹ کر پڑھو تب بھی یہی پڑھا جائے گا اس میں ایک لطیف اشارہ اس بات کا ہے کہ ہر آسمان اپنے اوپر ایک جگہ رہ کر گردش کرتا ہے اور یہی قدیم فلاسفہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ضرور ہے

إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ

حضرت ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ خود خدا کی یاد

الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ

سے انکار رکھتے ہیں (تو انکی بیوقوفی پر ہنسنا چاہیئے) آدمی تو بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں

سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

عنقریب ہی تمہیں (اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاؤنگا تو تم مجھ سے جلدی کی دھوم نہ مچاؤ اور لطف تو یہ

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ

ہے کہ کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو یہ قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش

كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا

اس وقت کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہونگے) اور نہ اپنے چہروں سے آگ کو ہٹا

عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِم

سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھ سے اور نہ انکی مدد کی جائے گی (قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی بلکہ وہ تو

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ

اچانک ان پر آپڑے گی اور انھیں ہکا بکا کر دے گی پھر اسوقت اسمیں نہ اسکے ہٹانے کی مجال ہوگی

يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

اور نہ انھیں مہلت ہی دی جائیگی اور (اے رسولؐ کچھ تم ہی نہیں) تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی مسخراپن کیا

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ

جا چکا ہے تو ان پیغمبروں سے مسخراپن کرنے والوں کو اُس سخت عذاب نے آگھیرا جس کی وہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

(اے رسولؐ) تم ان سے پوچھو کہ خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) رات کو یا دن کو تمہارا کون پہرا دے

مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾

سکتا ہے (اس پر ڈرنا تو درکنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرتے ہیں کیا ہمارے سوا

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

قیامت اچانک آجائے گی

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

انکے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (وہ کیا بچائیں گے) یہ لوگ

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا

خود اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انھیں پناہ دی جائیگی بلکہ

هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا

ہم ہی نے انکو اور انکے بزرگوں کو آرام و چین دی یہانتک کہ انکی عمریں بڑھ گئیں تو پھر

يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم روئے زمین کو چاروں طرف سے قبضہ کرتے اور اسکو

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۚ وَ

فتح کرتے چلے آتے ہیں تو کیا (اب بھی یہی لوگ (کفار مکہ) غالب اور وہیں (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو بس تم لوگوں کو

لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

وحی کیمطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر تمکو گویا بہرے ہو) اور بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ پکارنے ہی کو نہیں سنتے (ٹھیں

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ

کیا خاک) اور (اے رسول) اگر کہیں ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی ہوا بھی لگ گئی تو بے ساختہ

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ

بول اُٹھے ہائے افسوس واقعی ہم ہی ظالم تھے اور قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے بھلے بُرے

الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ

اعمال تولنے کے لئے) انصاف کی ترازوئیں لہ کھڑی کردیں گے تو پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا اور

اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ

اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے

وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

کے واسطے بہت کافی ہیں اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل کی) جُدا کرنے

لہ یعنے جس طرح بہرا کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح یہ کفاروں کے بہرے ہیں کہ ان کو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے۔

لہ یہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ترازو سے مراد علم خدا اور اعمال کی سنگینی و ہلکی سے کمی اور زیادتی مراد ہے جیسا کہ حدیث جناب امیرؑ سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸

والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کے لئے از سرتاپا نور اور نصیحت عطا کی جو بے

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ

دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں [1] اور یہ لوگ روز قیامت سے بھی ڈرتے

السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝۴۹ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ

ہیں اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے جسکو ہم نے اتارا ہے تو کیا تم لوگ اس کو

اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ

نہیں مانتے اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے

اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝۵۱ اِذْ

فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم اُن (کی حالت) سے خوب واقف تھے جب انھوں

قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ

نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں [2] جنکی تم لوگ مجاوری کرتے

لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝۵۲ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝۵۳

ہو آخر کیا (بلا) ہیں وہ لوگ بولے ہم (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۵۴

کرتے دیکھا ہے ابراہیم نے کہا یقیناً تم بھی اور تمھارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝۵۵

تھے وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لیکر آئے ہو یا تم بھی (یوں ہی) دل لگی

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ

کرتے ہو ابراہیم نے کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمھارے معبود بت نہیں بلکہ تمھارا پروردگار آسمان زمین کا

فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۶

مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں اور (اپنے جی میں کہا)

حضرت موسیٰ و ہارون کی مدح

حضرت ابراہیم کا قصہ

[1] حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے کہ جو شخص توحید بہشت دوزخ قیامت حساب میزان کا اعتقاد رکھے وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔

[2] یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون ایک مرتبہ حضرت رسول صلعم نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو (توڑ کر) چکنا چور کر ڈالا مگر اُنکے بڑے بُت کو (اسلئے رہنے دیا) تاکہ یہ

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾

لوگ عید سے پلٹ کر اسکی طرف جوع کریں (جب کفار کو معلوم ہوا تو کہنے لگے جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾

کی ہے اس نے یقینی بڑا ظلم کیا) کچھ لوگ، کہنے لگے ہمنے ایک نوجوان کو جسکو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کا (بُری طرح) ذکر کرتے

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

سُنا تھا لوگوں نے کہا تو اچھا اسکو سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کر کے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ اس کے

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ

گواہ رہیں (غرض ابراہیم آئے اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں ابراہیم کیا تمنے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے ابراہیم نے کہا

بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا

بلکہ یہ حرکت ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا نے) کی ہے تو اگر یہ بُت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو اس

يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ

پر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا تو ایک دوسرے سے، کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود بر

اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ

ناحق ہو پھر ان لوگوں کے سر (اسی گمراہی میں) جھکا دیے گئے (اور تو کچھ بن نہ پڑا مگر یہ بولے کہ)

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ

تمکو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بُت بولا نہیں کرتے (پھر ان سے کیا پوچھیں) ابراہیم نے کہا تو کیا تم

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمھیں کچھ نفع ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ تمھارا کچھ

ع۵ اس مقام پر اکثر لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیمؑ جھوٹ بولے حالانکہ اس غلطی میں کلام اللہ کے الفاظ میں غور نہ کرنے اور صحیح ترجمہ نہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں، خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا تاکہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف دی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقۃً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیا کے کام وہ بھی ایسے کام گویا خدا ہی کے ہوتے ہیں اسی وجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسولؐ کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی خلاصہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فعل کی نسبت اگر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا اگرچہ سننے والوں نے بڑے بُت کو سمجھا حالانکہ حضرت ابراہیمؑ کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف خدا کی نسبت دیجاتی ہے انھیں سب سے بڑے یعنے خدا نے یہ کام کیا ہے کیونکہ ہم کی ضمیر اسی کی طرف پھرتی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ

نقصان ہی کر سکتی ہیں تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم خدا کے سوا پوجتے ہو تو کیا تم اتنا بھی

دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَ

نہیں سمجھتے (آخر) وہ لوگ (باہم) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو[1] اور اپنے خداؤں

انْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَا نَارُ

کی مدد کرو (غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے فرمایا اے آگ تو ابراہیم پر بالکل

كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَأَرَادُوا بِهِ

ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ان لوگوں نے ابراہیم کیساتھ چالبازی کرنی

كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا

چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا اور ہم ہی نے ابراہیمؑ اور لوطؑ کو (اس سر

إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَ

کشوں سے) صحیح وسالم نکالکر اس سرزمین (شام بیت المقدس) میں جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کیلئے

وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ ۖ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا

طرح طرح کی برکت عطا کی تھی اور ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحٰق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عنایت

صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

فرمایا ہم نے سب کو نیک بخت بنایا اور ان سب کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (ان کی

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَ

ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی

إِيتَاءَ الزَّكَاةِ ۖ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَلُوطًا

بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے اور لوط کو بھی ہم ہی نے فہم

آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ

سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے اُس بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے

[1] سب سے پہلے جس شخص کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا وہ فارس کا رہنے والا تھا جس کا نام ہون تھا اور اسکے بولنے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض حکم نمرود سے ایک ٹیلہ پر جو ۶۰ گز اونچا تھا ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئیں اس کے بعد اس پر خوب تیل چھڑکا گیا اور اس میں آگ سلگائی گئی، جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب جا سکے حتیٰ کہ اسکے سامنے چڑیاں تک نہ اڑ سکتی تھیں پھر حضرت ابراہیم کو اس میں ڈالنے کے لئے یہ لوگ متردد تھے کہ آخر شیطان ایک بوڑھے آدمی کی صورت میں آیا اور یہ مشورہ دیا کہ ابراہیم کو ایک بڑی غلاخن (گوپھن (ریاڑھ سلوانس) میں رکھ کر پھینکا جائے چنانچہ یہی کیا گیا مگر جب حضرت اسکے قریب پہنچے تو فرشتوں میں ایک ہل چل مچ گئی اور باجازت خدا بہت سے فرشتے آپ کے پاس آپ کی مدد کو آئے مگر آپ نے قبول نہ کیا اور خدا ہی سے جو کچھ کہنا تھا کہا آخر یہ حکم حکم آگ کو پہنچا اور فقط ٹھنڈی نہیں ایک باغ بن گئی اور آپ کے گرد پھولوں کے درخت تھے چشمہ جاری تھا جب نمرود نے اپنے محل پر چڑھ کر یہ حال آپ کا دیکھا تو بیساختہ بول اٹھا کہ اگر کوئی خدا کو پسند کرے تو مثل خدائے ابراہیمؑ کے اسکے بعد بولا اے ابراہیمؑ میں سمجھا کہ تمہارا پروردگار بڑا قادر ہے میں چاہتا ہوں کہ اسکے نام کی قربانی کروں آپ نے فرمایا جب تک تو اپنے مذہب میں ہے تیری قربانی قبول نہیں غرض اسکے بعد نمرود نے آپ کی ایذا رسانی چھوڑ دی، اس وقت آپ کی عمر سولہ برس کی تھی

الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

نجات دی اسمیں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدکار آدمی تھے اور ہم نے

قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ۙ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ

لوط کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا اس میں شک نہیں کہ وہ نیکوکار بندوں سے

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ﴿۷۵﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ

تھے۔ اور (اے رسولؐ لوط سے بھی) پہلے (ہمنے) نوح (کو نبوت پر فائز کیا)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

جب انھوں نے (ہم کو) آواز دی تو ہم نے ان کی (دعا) سن لی پھر انکو اور اُنکے ساتھیوں کو طوفان

الْعَظِیْمِ ۖ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

کی) بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُنکے مقابلہ میں

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

ان کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی) بہت بُرے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبا مارا

اَجْمَعِیْنَ ۝﴿۷۷﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ

اور (اے رسولؐ انکو) داؤد اور سلیمان کا (واقعہ یاد دلاؤ) جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے

اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ

میں جس میں رات کیوقت کچھ لوگوں کی بکریاں (گھس کر) چر گئی تھیں فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں کے فیصلہ کو

شٰهِدِیْنَ ۙ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا

دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلافات ہوا) تو ہم نے سلیمان کو اس کا صحیح [1] فیصلہ سمجھا دیا (اور یوں تو) سب کو ہم ہی

حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۪ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

نے فہم سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ انکے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے

یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝﴿۷۹﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ

اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی (یہ عجائب) کیا کرتے اور ہم ہی نے ان کو تمہاری جنگی پوشش

[1] قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سو رہا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روندا کچھ کھایا صبح کو ایلیا نے حضرت داؤدؑ کی عدالت میں نالش کر دی یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی نیند کا عذر کیا آپ نے جو ایلیا کے کھیت کا نقصان کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا آخر آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دیدے جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمانؑ سے ملاقات ہوئی آپ دونوں کو ساتھ لئے حضرت داؤدؑ کے پاس پہنچے اور عرض کی اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھا تھا پوچھا تو بولے کہ جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اس کی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا اس کے دودھ اُون وغیرہ سے نفع اٹھائے اُس کے بعد جب اسکا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں واپس کر دے یہ فیصلہ حضرت داؤدؑ کو بھی پسند آیا اور اپنا حکم کاٹ کر یہی حکم دیا اس سے کفار مکہ کی نصیحت مقصود تھی جو کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ہیں، کیونکہ اگر بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اس کی تقلید نہ کرنی چاہیے اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہ چاہیے۔ ۱۲

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ

(زرہ) کا بنانا سکھا دیا تاکہ تمھیں (ایک دوسرے کے) وار سے بچائے تو کیا تم (اب بھی)

فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً

اُسکے شکر گزار بنو گے اور ہم ہی نے بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمان ؑ کا تابع کر دیا تھا، کہ وہ

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ

انکے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی جسمیں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں

كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ

اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف (تھے اور) ہیں اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا کر جواہرات

مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ

نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمان کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی اُن

وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ

کے نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں) اور اے رسول ایوب ؑ (کا قصہ یاد کرو) جب انھوں نے اپنے پروردگار سے دُعا کی

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ ۚ

کہ (خداوندا بیماری تو میرے پیچھے) لگ گئی ہے اور تو تو سب رحم کرنیوالوں سے (کہیں) بڑھکے ہے مجھ پر ترس کھا، تو ہمنے اُن کی

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ

دُعا قبول کی تو ہم نے انکا جو کچھ درد دُکھ تھا دفع کر دیا اور انھیں اُنکے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ

اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

اتنی ہی اور بھی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنیوالوں کی عبرت کے واسطے عطا

ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ

کئے۔ اور (اے رسول) اسماعیل اور ادریس اور

وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

ذوالکفل (کے واقعات یاد کرو کہ) یہ سب صابر بندے تھے اور ہمنے ان سبکو اپنی (خاص)

ل۱ حضرت سلیمان ؑ کی سی سلطنت روئے زمین میں کسی نے کی ہے نہ کریگا، آپ نے سات سو برس اور چھ مہینے سلطنت کی اور آدمی (جنات) چوپائے پرند، درخت ہوا غرض دنیا کی ہر چیز پر آپ کی حکومت تھی آپ نے لکڑیوں پر شیشوں کے ایک ہزار عالیشان محل بنوائے تھے آپ کا لشکر سو کوس طول سو کوس عرض میں پھیل جاتا تھا آپ نے ایک تخت بنوایا تھا جو بہت لمبا چوڑا تھا اس کے بیچ میں آپ کا منبر ہوتا تھا اور اس کے گرد چھ سو کرسیاں سونے اور چاندی کی رکھی جاتیں اُن پر آپ کے مخصوص بیٹھتے اُنکے پیچھے بعد لوگ کھڑے ہوتے اور انکے پیچھے جن ہوتے اور ان سب پر پرندے صف باندھ کر اپنے پروں کا سایہ کرتے اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتی اس پر پہلے کچھ لوگوں کو تعجب ہوتا تھا لیکن اب جبکہ ہوائی جہاز نکل آیا جو بہت سے آدمیوں کو لیکر سینکڑوں کوس جانیکی ہمت رکھتا ہے لوگوں کا تعجب زائل ہوا۔ ۱۲ ۔ ل۲ حضرت ایوب ؑ ایک نبی تھے آپ نے دُنیا کی ہر طرح کی نعمت عطا کی تھی پانچسو جوڑے بیل کے بکریاں اونٹ گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے چار سو چرواہے غلام اور سائس وغیرہ تھے ہزاروں بیگہ کاشت اور باغات تھے ان کی اہلیہ حضرت یوسف ؑ کی پوتی افرائیم کی بیٹی رحیمہ تھیں ان سے سات بیٹے سات بیٹیاں تھیں ایک عرصہ تک اسی حالت عیش و آرام میں رہے اس پر بھی ہر وقت عبادت و شکر گزاری میں مشغول رہتے اسکے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا اور یہ سب چیزیں برباد ہو گئیں اولادیں بھی مر گئیں مگر آپ برابر شکر کرتے رہے پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی (باقی بر ص ۵۲۵)

فِیْ رَحْمَتِنَا ۫ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوْنِ

رحمت میں داخل کرلیا بیشک یہ لوگ نیک بندے تھے اور ذوالنون (یونس) کو یاد کرو جب کہ غصے میں

اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ

آکر چلتے ہوئے اور یہ خیال کیا کہ ہم اپر روزی تنگ نہ کرینگے (تو ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ

میں پہونچا دیا) تو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں (گھبرا کر) چلا اٹھا کہ (پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے)

اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ

پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں قصوروار ہوں تو ہمنے ان کی دعا قبول کی اور انھیں رنج سے نجات دی،

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ

اور ہم تو ایمانداروں کو یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا (کو یاد کرو) جب انھوں نے

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ

(مایوسی کی حالت میں) اپنے پروردگار سے دعا کی اے میرے پالنے والے مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی

اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے تو ہم نے انکی دعا سن لی اور انھیں یحییٰ سا بیٹا عطا کیا اور ہم نے

وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی

اُن کے لئے ان کی بی بی کو اچھی بنا دیا اسمیں شک نہیں کہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی

الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا

کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے

لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

گڑگڑایا کرتے تھے، اور (اے رسول) اس بی بی کو یاد کرو) جسنے اپنی عفت کی حفاظت کی

فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ

تو ہمنے ان (کے پیٹ) میں اپنی طرف سے روح پھونکدی اور انکو اور انکے بیٹے (عیسیٰ) کو سارے جہان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲۴) ایسا مرض نہ تھا کہ خلق کی نفرت کا باعث ہوا اس پر بھی آپ شکر کرتے رہے پھر جب امتحان کا زمانہ گذر گیا تو خدا نے دوبارہ سب چیزیں عطا کیں اولاد بھی ہوئی شفا بھی ملی ۱۲ (حاشیہ صفحہ ندا) ۱؎ حضرت یونس کے دریا تک آنے کا قصہ پارہ گیارہ سورۂ یونس صفحہ ۲۵۰ میں مذکور ہو چکا ہے، غرض جب آپ کشتی میں سوار ہو چکے اور چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی کی ڈوبنے کا خدا بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر جاتا ہوا سوار ہوا ہے اسی وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا حضرت یونسؑ بولے وہ میں ہوں اُن لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا لیکن جب قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا پھر لوگوں نے نہ مانا آخر ۳ مرتبہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی کا نام نکلا آپ وہاں سے اُٹھے اور کشتی کے کنارے پہنچ کر دریا میں پھاندے ایک مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی۔ آپ گرے اور اس کے پیٹ میں پہنچے کئی روز اس کے پیٹ میں رہے اس کے بعد زمین پر ڈال دیئے گئے آپ کا لقب اسی وجہ سے ذوالنون (مچھلی والا) مقرر ہوا ۱۲

حضرت یونس کا قصہ

حضرت زکریا کے وزیر کی مدح

حضرت عیسیٰ و مریم کا تذکرہ

اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ
کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ
ہوں تو میری ہی عبادت کرو اور لوگوں نے باہم (اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (ع ۶)
كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وہ سب کے سب پھر کے ہمارے پاس آنیوالے ہیں (اسوقت فیصلہ ہو جائیگا کہ) جو شخص اچھے کام کریگا اور وہ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾
ایماندار بھی ہو تو اس کی کوشش اکارت نہ جائے گی اور ہم اسکے اعمال لکھتے جاتے ہیں اور جس بستی
وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾
کو ہم نے تباہ کر ڈالا ممکن نہیں کہ وہ لوگ قیامت کے دن پھر کے (ہمارے پاس) نہ لوٹیں بس اتنا
حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ
(توقف تو ضرور ہوگا) کہ جب یاجوج ماجوج (سد سکندری کی قید سے) کھول دیے جائیں اور یہ لوگ (زمین
كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ
کی) ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں اور قیامت کا (سچا وعدہ نزدیک آجائے پھر تو کافروں
فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یٰوَیْلَنَا
کی آنکھیں ایک دم سے پتھرا ہی جائیں (اور کہنے لگیں) ہائے ہماری شامت کہ ہم تو اس (دن)
قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۹۷﴾
سے غفلت ہی میں (پڑے) رہے بلکہ (سچ تو یوں ہے کہ اپنے اوپر) ہم آپ ظالم تھے (اسدن)
اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
کہا جائے گا کہ اے کفار) تم اور جس چیز کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے یقیناً جہنم کی ایندھن
جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً
(جلاون) ہوگے (اور تم سب کو اسمیں اترنا پڑے گا اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو انھیں دوزخ

قیامت کے علامات

مَا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

میں نہ جانا پڑتا اور (اب تو) سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ

وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ

چنگھاڑ ہوگی اور یہ لوگ (اپنے شور و غل میں کسی کی بات بھی نہ سنیں گے ہاں البتہ جن لوگوں کے واسطے ہماری

لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے وہ لوگ دوزخ سے دور ہی دور رکھے جائیں گے

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

(یہانتک) کہ یہ لوگ اسکی بھنک بھی نہ سنیں گے اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی من مانگی مرادوں

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

میں (چین سے) رہیں گے اور انکو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف بھی دہشت میں

وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ

نہ لائے گا اور فرشتے انسے (خوشی خوشی) ملاقات کرینگے اور (یہ خوشخبری دینگے کہ یہی وہ تمہارا خوشی کا)

تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ

دن ہے جسکا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یہ) وہ دن ہوگا جب ہم آسمان کو اسطرح لپیٹیں گے جس طرح خطوں کا طومار

لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا

لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے (مخلوقات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) دوبارہ (پیدا) کر چھوڑینگے (یہ وہ) وعدہ (ہے

عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي

جسکا کرنا) ہم پر (لازم ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے اور ہمنے تو نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں

الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے [۱۲] وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے اس

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

میں شک نہیں کہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے (احکام خدا

[۱۲] ابن ابی حاتم ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ انا منھم میں ان ہی لوگوں میں ہوں دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ مصر و تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار بنیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے لیکن بظاہر یہ حکم اسی وقت کے واسطے مخصوص تھا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

کی) تبلیغ ہے اور (اے رسولؐ) ہم نے تو تم کو سارے دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

سرتاپا رحمت بنا کر بھیجا تم کہہ دو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آئی ہے کہ تم لوگوں کا معبود بس یکتا خدا

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

ہے تو کیا تم (اس کے) فرمانبردار بندے بنتے ہو پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) منہ

فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ

پھیریں تو تم کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں خبر کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا

اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

تم سے وعدہ کیا گیا ہے قریب آ پہنچا یا (ابھی) دور ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ اسبات کو بھی

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

جانتا ہے جو پکار کر کہی جاتی ہے اور جسے تم لوگ چھپاتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے اور میں یہ بھی نہیں

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ

جانتا کہ شاید یہ (تاخیر عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک (تمہارے لیے) چین ہو

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا

(آخر) رسولؐ نے دعا کی۔ اے میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک (میرے اور کافروں کے

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

درمیان) فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے اُن باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) (۲۲)

اٰيَاتُهَا ۷۸ رُكُوْعَاتُهَا ۱۰

سورۂ حج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھہتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۰۵ ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج حضرت رسولؐ نے فلاں بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گزرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۱۰۷ اس سورہ میں خدا نے بہت سے اصول کی تعلیم فرمائی ہے قیامت کی سختی، شیطان کا دوست گمراہ ہے انسان کی حالت ایک یہودی کی بیوقوفی خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے جسے خدا ذلیل کرے اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا قیامت میں مومن و کافر کا فرق بہشتیوں کا حال حج و قربانی کے احکام خدا کے خاص بندوں کی مدح پہلی بار جہاد کا حکم اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کام میں خلل ڈالا مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح کفار کا اعتراض و جواب بتوں کی ایک مثل کفار نے خدا کی قدر نہ کی آخر زمانہ میں جہاد کا حکم خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے وغیرہ۔ ۱۲

ع ۷ ۱۹ ۷

نصف

(اياتها ۷۸ ركوعها ۱۰ ۹۳۲ ۱۲۸۳)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک

عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

بڑی (سخت) چیز ہے جسدن تم اسے دیکھ لوگے تو ہر دودھ پلانے والی (ڈر کے مارے) اپنے

اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

دودھ پیتے (بچے) کو بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دینگی

النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ

اور (گھبراہٹ میں) لوگ تجھے متوالے معلوم ہونگے حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں بلکہ خدا کا عذاب

اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ

بہت سخت ہے (کہ لوگ بدحواس ہو رہے ہیں) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣ كُتِبَ عَلَيْهِ

میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جن (کی پیشانی) کے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ

اوپر (خط تقدیر سے) لکھا جا چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو یہ یقیناً اُسے گمراہ کر کے چھوڑیگا

السَّعِيْرِ ۝٤ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

اور دوزخ کے عذاب تک پہنچا دیگا لوگو! اگر تم کو (مرنے کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

ہے تو اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمھیں (شروع شروع) مٹی سے [1] اس کے بعد نطفہ سے

ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ

اس کے بعد جمے ہوئے خون سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا (سڈول) ہو یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر

وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

(اپنی قدرت) ظاہر کریں (پھر تمھارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے) اور ہم عورتوں کے پیٹ میں جس (نطفہ) کو چاہتے

[1] مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ سب سے پہلے تمھارے ماں باپ آدمؑ و حواؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کے بعد پھر جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت مرد کی منی رحم میں جمع ہوئی پھر اس سے خون بنا پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا ناقص پیٹ سے باہر نکالا یہ باتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو کیونکہ جو شخص مٹی وغیرہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

جس نے شیطان دوست کی وہ گمراہ ہوا

انسان کی حالت

نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ

ہیں ایک مدت معین تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر تمکو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر (تمھیں پالتے ہیں) تاکہ تم اپنی

يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا

جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو (قبل بڑھاپے کے) مرجاتے ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں

يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً

جو ناکارہ [1] زندگی (بڑھاپے) تک پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ سمجھنے کے بعد سٹھیا کے کچھ بھی (خاک) نہ سمجھ سکے

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ

اور تو زمین کو مردہ (بیکار افتادہ) دیکھ رہا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی

مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہیں تو یہ (قدرت کے تماشے اسلئے دکھاتے ہیں تاکہ تم جانو) کہ بیشک

وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّ

خدا برحق ہے اور یہ بھی کہ بیشک وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے اور

اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ

قیامت یقیناً آنے والی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں اور بیشک جو لوگ

مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي

قبروں میں ہیں انکو خدا دوبارہ زندہ کریگا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے بے ہدایت

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ

پائے بغیر روشن کتاب کے (جو اُسے راہ بتائے) خدا کی آیتوں سے منہ [2] موڑے (خواہ مخواہ) خدا کے

عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا

بارے میں لڑنے (مرنے) پر تیار ہیں تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکا دے ایسے (نابکار) کے لئے دُنیا

خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے جہنم کے عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور (اس

[1] انسان پیدا ہونے کے وقت بہت کمزور اور ہر طرح مجبور ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ تیس برس تک ترقی کرتا ہے پھر تیس سے چالیس تک ٹھہرا رہتا ہے پھر کم ہونا اور مجبوری اور کمزوری کی طرف آنا شروع ہوتا ہے حتی کہ آخر عمر میں پھر وہی حالت انسان کی جیسی ہو جاتی ہے جو بچپنے میں تھی اسی پر سے یہ مثل مشہور ہے کہ بوڑھا اور بالا برابر ہوتا ہے۔

[2] حافظ بن محمد بن موسیٰ شیرازی نے تفسیر اثنا عشریہ میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ وہ بڑا نمازی روزہ دار ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں پہچانتا اسی اثنار میں وہ آدمی سامنے آگیا اور ہم نے آپ سے عرض کی یہ وہی ہے یہ سننا تھا کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا میری تلوار لو اور اس کا سر کاٹ لاؤ یہ شیطان کے گروہ کا پہلا شخص ہے۔ غرض حضرت ابوبکر تلوار لئے مسجد میں آئے تو دیکھا کہ وہ رکوع میں ہے حضرت ابوبکر یہ سوچکر کہ رسول اللہ نے نمازیوں کے قتل سے منع کیا ہے واپس آئے اور عرض کی میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے نمازی کے قتل کو منع کیا ہے آپ نے فرمایا تم بیٹھو تم اس قابل نہیں ہو اور حضرت عمر کو حکم دیا کہ تم مسجد میں جاؤ اور اس کا سر کاٹ لاؤ حضرت عمر تلوار لئے آئے تو اُسے سجدہ میں دیکھا تو آپ بھی واپس ہوئے اور کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا تم بھی اس قابل نہیں ہو بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اے علی تم اٹھو اور میں جانتا ہوں کہ تم اس کو پاؤ گے تو تم ہی قتل کرو گے اور اگر تم نے اس کو قتل کیا تو پھر میری اُمت میں اختلاف نہ ہوگا غرض حضرت علی گئے اور آپ نے اُسے نہ پایا اور کیفیت آکر عرض کی اس وقت حضرت رسول نے فرمایا یا علی اُمت موسیٰ کے اکہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور اُمت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی ناری

(باقی ص ۵۳۱ پر)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

وقت اس سے کہا جائیگا کہ یہ اُن اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے پہلے سے کئے ہیں اور بیشک

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ

خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ایک کنارہ پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

کرتا ہے تو اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر (کہیں اسکو کوئی مصیبت

فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ

چھو بھی گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے (کفر کیطرف) پلٹ پڑا اس نے دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

یہی تو صریحی گھاٹا ہے خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ اسکو

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں اور نہ کچھ نفع ہی پہونچا سکتے ہیں یہی تو پلے درجے کی گمراہی

الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ

ہے اور اسکو (اپنی حاجت روائی کے لئے) پکارتا ہے جسکا نقصان اسکے نفع سے زیادہ قریب

لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

ہے ۱۲ بیشک ایسا مالک بھی بُرا اور ایسا رفیق بھی بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اچھے اچھے کام کئے (ان کو) خدا بہشت کے اُن ہرے بھرے باغات میں لیجا کر داخل کریگا جنکے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ

نیچے نہریں جاری ہوں گی بے شک خدا جو ۱۳ چاہتا ہے کرتا ہے جو شخص (غصہ میں) یہ

يَّظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

بدگمانی کرتا ہے کہ دُنیا اور آخرت میں خدا اسکی ہرگز مدد نہ کریگا تو اسے چاہیئے کہ آسمان

ع ۱ ۱۰ ۸

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) حضرت علیؓ نے پوچھا تم مجھی کون ہو گا آپنے فرمایا جو تمھارے اور تمھارے اصحاب کے طریقہ پر چلے اس وقت مرد کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ابن عباسؓ کہتے ہیں خدا اس آدمی کو حضرت علیؓ ہی نے جنگ صفین میں قتل کیا اور اس روایت کو علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں اور حافظ ابونعیم نے حلیہ میں اور انکے علاوہ اور علمائے اہلسنت نے بھی نقل کیا ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۱ ایک یہودی ایمان لایا اسکے بعد اسکی آنکھیں دُکھنے لگیں یہاں تک کہ بینائی جاتی رہی اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں میں مبتلا ہوا گھبرا کر حضرت رسولؐ کے پاس آیا کہ اسلام میرے حق میں بہت شوم ہوا آپ میرے اسلام کو توڑ دیجئے آپنے فرمایا اسلام ٹوٹ نہیں سکتا آخر وہ مرتد ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۱۲ کیونکہ موت سر پر کھڑی ہے، مرنے کے بعد بتوں کی پوجا کرنے اور خدا کا شریک بنانے کا مزہ چکھے گا اگرچہ زندگی میں تو یہ بُت نہ نفع ہی پہنچا سکتے تھے نہ نقصان۔ ۱۲ ۱۳ جب بتوں پر یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ نقصان نہیں پہونچا سکتے تو کفار بھی اعتراض خدا پر کرنے لگے کیونکہ دُنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں ہوا کرتے اس کا جواب خدا نے یوں دیا کہ بُت مجبور ہیں ہم مجبور نہیں ہیں ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر تمھاری مرضی کے پابند نہیں ہیں جس کام میں ہماری مصلحت ہو گی ہو گا ورنہ نہیں اس میں چاہے تم خوش رہو یا غصہ میں مر جاؤ۔ ۱۲

خدا پر غصہ کرنا سخت حماقت ہے

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

تک ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈالدے) پھر اسے کاٹ دے (تاکہ گھٹ کے مرجائے)

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ

پھر دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ میں لا رہی تھی اسے اسکی تدبیر دور دفع کر دیتی ہے یا نہیں، اور ہمنے اس

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ

(قرآن) کو یوں ہی واضح وروشن نشانیاں (بناکر) نازل کیا اور بیشک خدا جسکی چاہتا ہے ہدایت کرتا

الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَ

ہے اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان) اور یہودی اور لامذہب لوگ اور

النَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ

نصاریٰ اور مجوسی (آتش پرست) اور مشرکین (کفار) یقیناً خدا ان لوگوں کے درمیان

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قیامت کے دن (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیگا اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ

شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

رہا ہے کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَ

زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور پہاڑ اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَ

درخت اور چارپائے (غرض کل مخلوقات) اور آدمیوں میں بہت سے لوگ سب خدا ہی کو

كَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ

سجدہ کرتے ہیں اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن پر (نافرمانی کیوجہ سے) عذاب (کا آنا) لازم ہوچکا ہے اور

فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿١٨﴾ سجدہ

جسکو خدا ذلیل کرے پھر اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں کچھ شک نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے تم دونوں

ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(مومن و کافر) دو فریق ہیں [1] آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں غرض جو لوگ کافر ہو

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

بیٹھے ان کے لئے تو آگ کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں (وہ انھیں پہنائے جائیں گے اور) انکے

رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝۱۹ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ

سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس کی گرمی سے جو کچھ انکے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ)

الْجُلُوْدُ ۝۲۰ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝۲۱ كُلَّمَآ

اور کھالیں سب گل جائیں گی اور انکے (مارنے کے) لیئے لوہے کے گرز ہونگے کہ جب صدمے کے

اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۠ وَ

مارے چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے) پھر اسی کے اندر دھکیل دیئے جائینگے اور

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۲۲ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

ان سے کہا جائیگا کہ جلانیوالے عذاب کے مزے چکھو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کام بھی کئے انکو خدا (بہشت کے ایسے ہرے بھرے) باغوں میں داخل فرمائے گا جنکے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

ہوں گی انھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان

لُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝۲۳ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ

کا لباس وہاں ریشمی ہوگا اور (یہ اس وجہ سے کہ دنیا میں) انھیں اچھی اچھی بات (کلمۂ

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝۲۴ اِنَّ الَّذِيْنَ

توحید) کی ہدایت کی گئی اور انھیں سزاوار حمد (خدا) کا رستہ دکھایا گیا بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کافر ہو بیٹھے اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) سے جسے ہم نے سب

[1] بخاری نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لئے کھڑا ہونگا قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنے حضرت علیؓ حمزہؓ اور عبیدہ اور شیبہ عتبہ اور ولید۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قیامت میں مومن و کافر کا فرق

بہشتیوں کا حال

الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَ

لوگوں کے لئے (معبد) بنایا ہے اور (اس میں) شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے (لوگوں کو) روکتے

الْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

ہیں (انکو) اور جو شخص شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھا دینگے اور

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ

(اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے (ابر کے ذریعہ سے) ابراہیم کے واسطے خانہ کعبہ کی جگہ [1]

الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ

ظاہر کردی (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور قیام

لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَالْقَآىِٕمِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ

اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور

فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ

لوگوں کو حج کی [2] خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق در جوق) پیادہ اور ہر طرح کی

یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ

دُبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کر کے آئی ہونگی (چڑھ چڑھ کے) آپہنچیں گے تاکہ اپنے (دُنیا

لَهُمْ وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی

و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور چارپائے انھیں عطا فرمائے ان پر (ذبح

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

کے وقت) چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ (قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ

اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ

اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ، پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور

لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾

اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں یہی حکم ہے اور اسکے علاوہ جو شخص

[1] ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانہ کعبہ یاقوت کا تھا جب طوفان آیا تو خدا نے اُسے اُٹھا لیا اور خالی زمین رہ گئی پھر جب حضرت ابراہیمؑ کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو بروایتے ہونے اور بروایتے ابر نے اور بروایتے جبرئیل نے خط کھینچکر وہ جگہ بتادی اور آپنے ٹھیک اسی جگہ خانہ کعبہ کو ڈھا کر بنایا جہاں وہ پہلے تھا۔ ۱۲

ع ۳ (۱۰)

[2] حج کی رسم اسلام کے قبل بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں بھی تھیں اسلام نے ان چیزوں سے پاک کرکے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا ایامِ معلومات سے یا تو ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے ذکر نام خدا سے یا تو لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مراد ہے یا ذکر خدا جس طرح بھی ہو یا ذبح کیوقت خدا کا نام لینا یا وہ تکبیریں جو صفحہ ۵۳۶ میں مذکور ہیں۔ ۱۲

احکام حج

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ

خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اسکے پروردگار کے یہاں اسکے حق میں بہتر

رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

ہے اور اُن جانوروں کے علاوہ جو تم سے بیان کئے جائیں گے کل چارپائے تمہارے واسطے حلال

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

کئے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچے رہو اور لغو باتوں لہ گانے وغیرہ سے بچے رہو ترے کھرے اللہ

الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ

کے ہوکر (رہو) اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور جس شخص نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ

تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسکو (یا تو درمیان ہی سے کوئی (مردار خوار) چڑیا اچک لے گئی

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ

یا اسے ہوا کے جھونکے نے بہت دور جا پھینکا یہ (یاد رکھو) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں لہ کی تعظیم کی

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا

تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے اور ان چارپایوں میں

مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝

ایک معین مدت تک تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں پھر اُن کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا

(عبادت خانہ (کعبہ) ہے اور ہمنے تو ہر امت کیواسطے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی

رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ

چارپائے خدا نے انھیں عطا کئے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیں غرض تم لوگوں کا معبود

اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ

(وہی یکتا خدا ہے تو اسی کے فرمانبردار بن جاؤ اور (اے رسول) ہماری گردن جھکانے والے بندوں کو (بہشت کی) خوشخبری دیدو وہ

لہ اگرچہ اُردو محاورات میں زور کے معنے مکاری کے ہیں مگر عربی یعنے جس زبان کا یہ لفظ ہے اسمیں اس کے چند معانی ہیں جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر ہر ایک معنے مراد لے سکتے ہیں اسی بنا پر میں نے ایسا ترجمہ کیا جو سب کو شامل ہو ۱۲

لہ اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو سکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز ائمہ اور چند مخصوص لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسی وجہ سے ایک حدیث ابن عباس رض سے مروی ہے کہ اس سے مراد علی و سلمان رض ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ

ہیں کہ جب (انکے سامنے) خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جبان پر کوئی مصیبت

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

آپڑے تو صبر کرتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے،

يُنْفِقُوْنَ ۝۳۵ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ

اسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور قربانی (موٹے گدبکرے) اونٹ بھی ہمنے تمھارے واسطے خدا

اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے اسمیں تمھاری بہت سی بھلائیاں ہیں پھر انکا تانتا باندھ کر (ذبح کرو

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

اور اسوقت) ان پر خدا کا نام لو پھر جب انکے دست وبازو (کٹکر) گر پڑیں تو ان میں سے تم خود بھی کھاؤ اور

اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ ہمنے یوں ان جانوروں کو تمھارا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ

تابع کردیا تاکہ تم شکر گزار بنو خدا تک تو ہرگز ان کے گوشت ہی پہنچیں گے اور نہ انکے خون مگر (ہاں)

لَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ

اس تک تمھاری پرہیز گاری البتہ پہنچے گی۔ خدا نے ان جانوروں کو (اسلئے) یوں تمھارے

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ

قابو میں کردیا ہے تاکہ جس طرح خدا نے تمھیں بتایا ہے اسی طرح اس کی بڑائی کرو ۱۲ھ

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ

اور (اے رسول) نیکی کرنیوالوں کو (بہشت کی) خوشخبری دیدو اسمیں شک نہیں کہ خدا ایمانداروں

اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝۳۸ ع

سے (کفار کو) دور دفع کرتا رہتا ہے خدا کسی بددیانت ناشکرے کو ہرگز دوست نہیں رکھتا

الثالثة ۵ ع ۵ ۱۲

منزل ۴

۱ اگرچہ عموماً ہر جانور میں فائدے ہیں مگر جتنے اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہوں گے اس کی اون، کھال، گوشت ہڈی سب کام آتی ہے اس کے دودھ سے دہی گھی مکھن وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں یہ خود سواری کا کام الگ دیتا ہے۔ جتنا تیز یہ چلے دوسرا چل نہیں سکتا جتنا بوجھ یہ اٹھائے دوسرا اٹھا نہیں سکتا زمین اس سے جوتی جاتے بھاری بوجھل گاڑیاں کھینچے ایں قبیل اور بہتیرے فائدے ہیں اور اس پر خدا وہ جو کوئی جانور نہ پوچھے بول اور نیم کی پتی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

۲ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ تکبیرات مراد ہیں جو منیٰ میں رہنے والوں پر پندرہ نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے تیرھویں کی صبح تک اور دوسری جگہ رہنے والوں پر دس نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک پڑھنی چاہیے وہ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد الحمد للہ علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما اولانا۔ بعض علماء کے وجوب کے قائل ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

خدا کے خاص بندوں کی مدح

قربانی کا حکم

سہلی اجازت جہاد کی

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ

جن (مسلمانوں) سے (کفار) لڑا کرتے تھے چونکہ وہ بہت ستائے گئے اسوجہ سے انھیں[1] بھی (جہاد) کی اجازت

عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن

دیدی گئی اور خدا تو ان لوگوں کی مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے یہ وہ (مظلوم) ہیں جو (بیچارے صرف اتنی بات

دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَ

کہنے پر کہ ہمارا پروردگار خدا ہے ناحق (ناحق) اپنے اپنے گھروں سے نکالدیے گئے اور اگر خدا لوگوں

لَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

کو ایک کو دوسرے سے دور دفع نہ کرتا رہتا تو گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا

مجوس کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے کب

اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ

ڈھا دیے گئے ہوتے اور جو شخص خدا کی مدد کرے گا خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کرے گا بیشک

اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

خدا ضرور زبردست غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انھیں روئے زمین پر قابو دیدیں

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ

تو بھی، یہ لوگ پابندی سے نمازیں ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے اچھے کام کرینگے

وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِن

اور بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے اور (یوں تو سب کاموں کا انجام خدا ہی کے

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

اختیار میں ہے اور (اے رسولؐ) اگر یہ (کفار) تمکو جھٹلاتے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں انسے

وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾ وَ

پہلے نوحؑ کی قوم اور (قوم) عاد و ثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین

[1] یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے مشرکین برابر مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے مگر جب آپؐ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت جبرئیلؑ کے بابرکت ہاتھوں نے آپؐ کے پہلو میں تلوار لٹکائی اور آپؐ نے جہاد شروع کیا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اصحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ
کے رہنے والے (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (بھی) جھٹلائے جا چکے ہیں تو میں نے
ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ
کافروں کو چندے ڈھیل دیدی پھر (آخر) انھیں لے ڈالا تو تمنے دیکھا میرا عذاب کیسا تھا غرض کتنی بستیاں
قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ
ہیں کہ ہم نے انھیں برباد کر دیا اور وہ سرکش تھیں پس وہ اپنی چھتوں پر لہ ڈھئی پڑی
عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾
ہیں اور (کتنے) بیکار اُجڑے کنویں اور (کتنے مضبوط بڑے بڑے اونچے محل (ویران
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ
ہو گئے) کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن
يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا
سے (حق باتوں کو) سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو)
تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي
سنتے کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل میں جو سینہ میں ہیں وہی اندھے ہو جایا
الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ
کرتے ہیں اور (اے رسولؐ) تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور
اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا
خدا تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمھارے
تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ
پروردگار کے نزدیک تمھاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے
ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
انھیں (چندے) مہلت دی حالانکہ وہ سرکش تھیں پھر (آخر) میں نے انہیں لے ڈالا اور (سبکو میری ہی طرف لوٹنا

لہ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب مکانات خراب ہوتے ہیں تو پہلے چھتیں گرتی ہیں اور خالی دیواریں کھڑی رہتی ہیں اس کے بعد دیواریں گرتی ہیں تو چھتیں نیچے پڑ جاتی ہیں اور دیواریں اوپر اسی وجہ سے خدا نے ایسا فرمایا۔ ۱۲

اگلوں کا تذکرہ

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے

النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے (اے رسول معظم کہدو کہ لوگو میں تو صرف تمکو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں پس جن لوگوں نے ایمان قبول

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾

کیا اور اچھے اچھے کام کئے (آخرت میں) انکے لئے بخشش ہے اور (بہشت کی) بہت عمدہ روزی

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے میں ہمارے) عاجز کرنے کے واسطے کوشش کی یہی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

لوگ تو جہنمی ہیں اور (اے رسول) ہم نے تو تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ

رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ

ضرور ہوا کہ جسوقت اُسنے (تبلیغ احکام کی) آرزو کی تو شیطان نے اسکی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر)

فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ

خلل[1] ڈالدیا پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اُسے میٹ دیتا ہے پھر اپنے احکام کو مضبوط

يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا

کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار دانا ہے اور شیطان جو وسوسہ) ڈالتا

يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

(بھی) ہے تو اسلئے تاکہ خدا اسے ان لوگوں کے آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جنکے دلوں

وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ

میں (کفر کا) مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک (یہ لوگ (مشرکین) پلے رجہ

بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ

کی مخالفت میں پڑے ہیں اور (اسلئے بھی) تاکہ جن لوگونکو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی)

مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ

بیشک تمہارے پروردگار کی طرف سے ٹھیک (نازل ہوئی) ہے پھر (یہ خیال کرکے) اسپر وہ لوگ ایمان لائیں پھر

[1] اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ ان انبیاء و مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے اور اسی کی کوشش کرتے تھے اور یہی حالت حضرت رسول کی بھی تھی مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی گمراہ اور جہنمی بن جائے اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے لوگوں کے ایمان لانیکی کوشش کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی قصہ کی اور نہ رسول کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے۔ صرف رسول کی خواہش کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے مگر اگلے مفسروں نے خدا جانے اس مقام پر کیا لغو باتیں کی ہیں اور خواہ مخواہ رسول پر الزام لگایا ہے اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اندھے سیدھے اسکو مان کر بیجا اور بیہودہ تاویلیں کی ہیں۔ واللہ اعلم۔

جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اسکے کام میں خلل ضرور ڈالا

مشرکین مکہ کی حالت

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

انکے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا انکو خدا سیدھی راہ تک

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

پہنچا دیتا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

یکایک اُنکے سر پر آموجود ہو یا یوں کہو کہ ان پر ایک سخت منحوس ۱؎ دن کا عذاب نازل

عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ

ہو اسدن کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ کردیگا تو جن

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہیں وہ نعمتوں کے (بھرے ہوئے) باغات بہشت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

میں ہیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی وہ (کمبخت) لوگ ہیں جن

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے دیس چھوڑے پھر

اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا

شہید کئے گئے یا (آپ اپنی موت سے) مر گئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی عطا

حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

فرمائے گا اور بیشک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے وہ انہیں ضرور

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

ایسی جگہ (بہشت) پہنچا دے گا جس سے وہ بنہال ہو جائیں گے اور خدا تو بیشک بڑا

لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

واقف کار بردبار ہے۔ یہی (ٹھیک) ہے اور ۲؎ جو شخص (اپنے دشمن کو) اتنا ہی ستائے

۱؎ اصلی معنی عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اسی وجہ سے عقیم اسدن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے بُرے واقعات پیش آئیں بہرحال یا تو مراد اس سے روز قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہو جائیں گی یا روز بدر ہے کہ باوجود مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے کفار پر وہ بہت سخت دن تھا اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہوگئیں یا وہ زمانہ مکہ کا مراد ہے جب حضرت کی بددعا سے وہاں قحط ہوا تھا۔ ۱۲

۲؎ مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا اس پر جب مسلمانوں کو سکت ہوئی تو انھوں نے اس کی کسر لی اس پر اگر کفار سکوت کرتے تو پھر انکی سزا نہ ہوتی مگر چونکہ ان لوگوں نے بھی مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو غلبہ عطا کیا۔ ۱۲

ع ۷ ۹ ۱۲

مہاجرین کی مدح

کفار کی شرارت کی وجہ سے مسلمانوں کو جہاد کی ضرورت ہوئی

مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

جتنا یہ اسکے ہاتھوں سے ستایا گیا تھا اس کے بعد پھر (دوبارہ دشمن کیطرف سے) اسپر زیادتی کی

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۶۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ

جائے تو خدا اس (مظلوم) کی ضرور مدد کرے گا بیشک خدا بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے (مدد) اس وجہ

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

سے (دیجائے گی) کہ خدا (بڑا قادر ہے وہی تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور

بَصِيْرٌ ۝۶۱ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

بھی شک نہیں کہ خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور اس وجہ سے (بھی) کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اسکے سوا جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ

لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب کے سب) باطل ہیں اور (یہ بھی) یقینی (ہے کہ)

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۶۲ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

خدا ہی (سب سے) بلند مرتبہ بزرگ ہے (ارے) کیا تو نے (اتنا بھی) نہیں دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ

برساتا ہے تو زمین سرسبز (وشاداب) ہو جاتی ہے بیشک خدا بندوں کے حال پر

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۶۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

بڑا مہربان واقف کار ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ اسی

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶۴ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ع ۸ ۷ ۱۵

کا ہے اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا (سب سے) بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

ڈالی کہ جو کچھ روئے زمین میں ہے سبکو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو (بھی) جو اسی کے

بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا

حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر جب

بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ

اس کا حکم ہو گا (تو گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے اور وہی (تو)

الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ

وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تمکو (پہلی بار مل بچیٹ میں) جلا اٹھایا پھر وہی تمکو ڈالیگا پھر وہی تمکو (دوبارہ) زندہ کریگا

الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

اسمیں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (اے رسول) ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ [1]

هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى

مقرر کر دیا کہ وہ اس پر چلتے ہیں پھر تو انھیں اس دین (اسلام) میں تم سے جھگڑا نہ کرنا چاہیئے اور تم

رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جَادَلُوْكَ

(لوگوں کو) اپنے پروردگار کی طرف بلائے جاؤ بیشک تم سیدھے راستہ پر ہو اور اگر (اسپر بھی) لوگ

فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم سے جھگڑا کریں تو تم کہہ دو کہ جو کچھ کر رہے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

قیامت کے دن خدا تم لوگوں کے درمیان (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیگا (اے رسول) کیا تم نہیں جانتے

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ

کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا یقیناً جانتا ہے اس میں تو شک نہیں کہ یہ سب (باتیں)

ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ

کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے اور یہ

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ

لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لئے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند نازل کی ہے

مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾

اور نہ اس (کے حق ہونے) کا خود انھیں علم ہے اور قیامت میں تو ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا

[1] بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان نے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمھاری بھی عجیب حالت ہے کہ جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اس کو تو کھاؤ اور جس کو خدا نے مارا ہو اس کو نہ کھاؤ۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جس کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرے باقی رہی اس کی مصلحت تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اس کو کنہ و حقیقت سمجھائی جائے کیونکہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور مردار میں یہ بات نہیں اس کے علاوہ مردار کے کھانے میں طبابت سے نقصانات ہیں۔ مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوتے اور سمجھتے اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا۔ ۱۲

کفار کا اعتراض و جواب

قیامت میں ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ

اور (اے رسولؐ) جب ہماری واضح و روشن آیتیں اُنکے سامنے پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان)

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ

کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے آثار دیکھتے ہو (یہانتک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ انکو ہماری

يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ

آیتیں پڑھکر سناتے ہیں ان پر یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں (اے رسولؐ) تم کہدو (کہ) تو کیا میں تمھیں اس سے بھی

ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَ

کہیں بدتر چیز بتاؤں (اچھا تو سُن لو وہ) جہنم ہے جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ

وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا کے سُنو کہ خدا کو

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اور وہ لوگ اگرچہ سب لہ کے سب اس کام کے

اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ

لئے اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے، اور اگر

يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ

کہیں مکھی کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اسکو چھڑا نہیں سکتے (عجب

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ

لطف ہے) کہ مانگنے والا (عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود دونوں) کمزور ہیں خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے

حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

ان لوگوں نے نہ کی اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا زبردست غالب ہے خدا فرشتوں میں سے بعض کو

مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اپنے احکام پہنچانے کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے بھی بیشک خدا

لہ خانۂ کعبہ کے دروازہ کے سامنے تو یغوث بت تھا اور داہنی جانب یعوق اور بائیں جانب نسر جب کفار اندر جاتے تو پہلے یغوث کے سامنے سجدہ کرتے اس کے بعد اور بتوں کے پاس اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں پر مشک عنبر اور شہد مل دیتے تھے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں اس پر خدا نے کفار کی تحمیق کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

کفار نے خدا کی قدر نہ کی

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

(سب کی) سنتا دیکھتا ہے جو کچھ انکے سامنے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے (ہو چکا) ہے

خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا

(خدا سب کچھ) جانتا ہے اور تمام امور کی رجوع خدا ہی کی طرف ہوتی ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا

ایمان دارو رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور

رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ سجدہ

نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

اور جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو ؎ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ

اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی ،، تمہارے باپ

اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ

ابراہیم کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے) اسی (خدا) نے تمہارا پہلے ہی سے

قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا

مسلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تمہارے

عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا

مقابلہ میں گواہ بنیں اور تم تمام لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو اور تم پابندی سے نماز پڑھا کرو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ

زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی (کے احکام) کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا سرپرست

هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

ہے تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

؎ ابن مردویہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) نہ پڑھتے تھے میں نے کہا بیشک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ حاکم ہوں گے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر اور یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا بکم اشتری ابوک دینہ یعنی تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین و ایمان کتنے میں خرید کیا وہ بولا چار سو دینار میں۔ معاویہ نے کہا پھر بھی بہت ارزاں ہے اللہ اکبر معاویہ کو بھی اپنی بے ایمانی اور مخالفت حق کا اس درجہ یقین تھا بہرحال یہ زمانہ جس کو خدا فرماتا ہے امام حسینؓ کے جہاد کا زمانہ اور آپ کے جہاد عظیم کا ذکر ہے اور خدا آپ کے ساتھ دینے کا حکم فرماتا ہے۔ ۱۲

خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

ع ۶ ۱۰ ۱۴